اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ

(القرآن الکریم)

موت کی یاد

﴿از افادات﴾

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی زید مجدہ

فہرست عناوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	حیات انسان مثل چراغ	۱۹۱
۲	مؤمن کے لئے دنیا وطن اقامت	۱۹۲
۳	دنیا امتحان گاہ ہے	۱۹۳
۴	مؤمن کا گھر جنت	۱۹۳
۵	ایک اللہ والے کی پیاری بات	۱۹۳
۶	موت برحق ہے کفن میں شک ہے	۱۹۵
۷	ایک مثال	۱۹۷
۸	شان سلیمان علیہ السلام	۱۹۸
۹	ہمیں کس چیز نے موت سے غافل کیا	۱۹۹
۱۰	انکے یہاں موت کی یاد کیلئے آدمی مقرر تھا	۲۰۰
۱۱	موت کا پیغام	۲۰۰
۱۲	موت اٹل حقیقت	۲۰۱
۱۳	مکین چلا جاتا ہے مکان باقی رہ جاتا ہے	۲۰۵
۱۴	لرزا دینے والی بات	۲۰۶
۱۵	استحضار موت	۲۰۷
۱۶	مؤمن کی موت پر زمین و آسمان روتے ہیں	۲۰۷
۱۷	صحابی کے جنازے میں فرشتوں کی بھیڑ	۲۰۸
۱۸	فرشتوں کا استقبال کرنا	۲۰۸

اقتباس

اللہ اللہ اللہ

موت ایک اٹل حقیقت ہے..........!

● موت کو اگر حکومت کے ذریعہ ٹالا جا سکتا تو فرعون کو کبھی موت نہ آتی۔

● اگر موت کو وزارت کے ذریعہ ٹالا جا سکتا تو ہامان کو کبھی موت نہ آتی۔

● اگر موت کو قوت بازو کے ذریعہ ٹالا جا سکتا تو رستم وسہراب کو کبھی موت نہ آتی۔

● اگر موت کو دواؤں کے ذریعہ ٹالا جا سکتا تو افلاطون اور جالینوس کو کبھی موت نہ آتی۔

● اور اگر موت کو حکمت و دانائی سے ٹالا جا سکتا تو لقمان علیہ السلام کو کبھی موت نہ آتی۔

● اور اگر موت کو وفاؤں کے ذریعہ ٹالا جا سکتا تو کبھی بھی نیک بیوی اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جوان خاوند کو نہ مرنے دیتی۔

● اور اگر موت کو محبت کے ذریعہ ٹالا جا سکتا تو کبھی بھی ماں اپنی گود میں پڑے اپنے معصوم بیٹے کو نہ مرنے دیتی۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔

حضرت مولانا پیر فقیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (پ۲۱، سورہ عنکبوت، آیت:۵۷)

"ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے"۔

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ. (پ۴، سورہ آل عمران، آیت ۱۸۵)

"ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش تمہاری قیامت ہی کے روز ملے گی، تو جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا کامیاب وہ ہوا، اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف دھوکے کا سودا ہے"۔

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ

(پ۵، سورہ نساء، آیت ۷۸)

"تم چاہے کہیں بھی ہو وہاں ہی موت تم کو آدبائیگی، اگرچہ تم قلعی چونہ کے قلعوں ہی میں ہو"

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (پ۲۸، سورہ جمعہ، آیت ۸)

"آپ ان سے یہ کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ موت ایک روز تم کو آپکڑے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر جاننے والے خدا کے پاس لے جاؤ گے، پھر وہ تم کو تمہارے سب کئے ہوئے کام بتلادے گا (اور سزا دے گا)

وقالَ اللّٰہُ تعالیٰ فِی مقامٍ آخرٍ

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالجلالِ والإکرام

(پ ۲۷، سورہ رحمٰن، آیت ۲۶)

"جتنے ذی روح روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جائیں گے اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت والی اور احسان والی ہے، باقی رہ جائے گی"۔

وقالَ رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم

کُنْ فِی الدُّنیا کأنّکَ غریبٌ أوْ عابرُ سبیلٍ، أو کما قالَ علیه الصلوٰةُ والسلام

"آپ دنیا میں اس طرح رہئے گویا آپ اجنبی ہیں یا راہ چلتے مسافر"۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلامٌ على المرسلين والحمد للّٰہِ رب العالمینَ.

اللّٰهمّ صلِّ على سیّدِنا محمّدٍ وعلى آل سیدِنا محمد وبارك وسلم.

اللّٰهمّ صلِّ على سیّدِنا محمّدٍ وعلى آل سیدِنا محمد وبارك وسلم.

اللّٰهمّ صلِّ على سیّدِنا محمّدٍ وعلى آل سیدِنا محمد وبارك وسلم.

حیات انسان مثل چراغ

انسان کی زندگی ہوا میں رکھے ہوئے چراغ کی مانند ہے، بوڑھا آدمی اگر چراغ سحر ہے تو جوان آدمی چراغ شام ہے، جس طرح ہوا کے اندر رکھا ہوا چراغ ایک جھونکے کا محتاج ہوتا ہے، ایسی ہی انسانی زندگی بھی ایک پل کی محتاج ہوتی ہے:

زندگی کیا ہے ایک تھرکتا ہوا ننھا سا دیا
ایک ہی جھونکا جسے آکے بجھا دیتا ہے
یا سر مژگان غم کا تھرکتا ہوا آنسو
پلک جھپکنا جسے مٹی میں ملا دیتا ہے

جس طرح پلک کا آنسو پلک جھپکتے ہی مٹی میں مل جاتا ہے ایسے ہی انسان ایک لمحے میں اس جہان سے اگلے جہان کی طرف رخصت ہو جاتا ہے، مقصد زندگی اللہ رب العزت کی بندگی، صحیح معنوں میں بندہ وہی ہوتا ہے جس میں بندگی ہو ورنہ سراسر گندہ ہوتا ہے، جھوٹ اور فریب کا پلندہ ہوتا ہے، جو بھی اس دنیا میں آیا اس کو بالآخر دنیا سے جانا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ (پ ۱۷، سورہ انبیآء، آیت ۳۴) اے محبوب! "ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی کے لئے یہاں ہمیشہ رہنا نہیں لکھا" ہر انسان کو بالآخر یہاں سے جانا ہے، چند دنوں کی یہ مہلت ہے، جو ہمیں عطا کی گئی، اس میں ہمیں آخرت کی تیاری کرنی ہے، تو دنیا کی مختصری زندگی آخرت کی تیاری کے لئے عطا کی گئی، اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ "تم دنیا میں ایسی زندگی گذارو جیسے کوئی پردیسی ہوتا ہے" پردیس میں انسان کو کتنی ہی سہولت کیوں نہ میسر ہوں اس کا دل اپنے بچوں کے لئے اپنے والدین کے لئے عزیز واقارب کے لئے ہر وقت اداس رہتا ہے، سوچتا ہے کہ کب مجھے مہلت ملے کہ میں وطن واپس چلا جاؤں۔

مؤمن کے لئے دنیا وطن اقامت

اسی طرح مؤمن کا اصلی وطن جنت ہے، دنیا اس کے لئے وطن اقامت کے مانند ہے، ہم تھوڑے دن کے لئے یہاں بھیجے گئے، بالآخر زندگی گذار کر ہم نے اپنے وطن اور مستقر کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے، دنیا میں رہتے ہوئے ہم آخرت کی تیاری میں لگے رہیں، جس طرح مسافر اپنے سفر کے دوران تھوڑی دیر اپنے آرام کے لئے ٹھہرتا ہے، اس کے پیش نظر یہ بات ہوتی ہے کہ مجھے منزل پر پہنچنا ہے، اسی طرح ہمارا سفر کُنْ کے مقام سے شروع ہوا عالم ارواح میں اللہ رب العزت نے ہم سے وعدہ لیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ "کیا میں تمہارا رب نہیں

ہوں؟'' سب نے جواب دیا قالوا بلی ''کیوں نہیں'' اور اس کے بعد پروردگار نے آزمائش کے لئے دنیا میں بھیجا۔

دنیا امتحان گاہ ہے

اس لئے یہ دنیا کی زندگی آزمائش کی جگہ ہے، یہ دنیا آرام گاہ نہیں، یہ سیرگاہ نہیں، یہ تماشا گاہ نہیں، یہ قیام گاہ نہیں، یہ امتحان گاہ ہے، افسوس کہ ہم نے اسے چراگاہ بنا رکھا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ کھاپی کر زندگی گذر جائے گی، ہرگز نہیں پروردگار عالم فرماتے ہیں اَحَسِبَ النَّاسُ ''کیا انسان یہ گمان کرتے ہیں'' اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ''کہ اگر وہ کہہ دیں کہ وہ ایمان لے آئے تو ہم انہیں چھوڑ دیں گے، ہم ان کو آزمائیں گے'' وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ''ہم نے ان سے پہلے والوں کو بھی آزمایا فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ (پ ۲۰، سورہ عنکبوت، آیت ۲) ''اور تحقیق ہم سچے اور جھوٹے کے درمیان امتیاز کرکے رہیں گے، کھرے کھوٹے کی پہچان کرکے رہیں گے'' دیکھئے ہمیں نیک اعمال کے ساتھ دنیا میں زندگی گذارنی ہے، تاکہ اپنے پروردگار کو راضی کرلیں'' رب کریم ارشاد فرماتے ہیں:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ ۲۹، سورہ ملک، آیت ۲) ''وہ ذات جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا یہ آزمانے کے لئے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے'' لہٰذا ہمیں دنیا میں اپنی شخصیت کو سنوارنا ہے، اپنے کردار کو بہتر بنانا ہے، اپنے اندر اخلاق حمیدہ کو پیدا کرنا ہے، صحیح معنوں میں انسان بن کر زندگی گزارنی ہے، اور جب انسان بن کر اللہ رب العزت کے حضور پیش ہوں گے، تو پھر پروردگار عالم اس کی قدر دانی فرمائیں گے، یہ دنیا تو ہمارے لئے امتحان گاہ کی مانند ہے، اس لئے حدیث پاک میں فرمایا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ''دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ

ہے اور کافر کے لئے جنت ہے" اس کا ایک ظاہری مطلب تو یہ ہے کہ دنیا میں مومن کے لئے کچھ شریعت وسنت کی پابندیاں ہیں حدود وقیود ہیں، زندگی گذارنے پڑتی ہے اور کافر کے لئے تو کوئی حد یا قید نہیں، من مانی زندگی گذارتا ہے، مگر شارحین حدیث نے اس کے معنی کچھ اور لکھے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں کتنی ہی لطف اور مزے کی زندگی اس کو کیوں نہ مل جائے جنت کے مقابلے میں پھر بھی اس کو دنیا کی زندگی قید خانہ کی طرح نظر آئے گی، اور ایک کافر پر دنیا میں کتنی ہی مشقتیں اور مصیبتیں کیوں نہ آئیں کتنی ہی تکالیف کیوں نہ آجائیں لیکن جہنم کے مقابلے میں پھر بھی دنیا اس کے لئے جنت کے مانند ہے۔ (سبحان اللہ)

مومن کا گھر جنت

اللہ رب العزت نے مومنوں کے لئے جنت میں کیا کچھ تیار کیا ہوگا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، یہ بات ذہن میں بٹھا لیجئے کہ دنیا مٹی کی بنی ہوئی ہے، اور فانی ہے، جب کہ جنت سونے چاندی کی بنی ہوئی ہے، اور باقی رہنے والی ہے، یہ طے شدہ بات ہے جو انسان مخلوق سے دل لگائے گا وہ انسان ایک نہ ایک دن مخلوق سے جدا کر دیا جائے گا، اور جو انسان پروردگار سے دل لگائے گا ایک نہ ایک دن اللہ سے ملا دیا جائے گا، ہمیں چاہئے کہ ہم آخرت کی تیاری میں لگے رہیں، ہر دن کو قیمتی بنانے کی کوشش کریں، دن نیک اعمال میں گذارنے کی کوشش کریں اور اپنی راتوں کو اپنے دن کی مانند بنانے کوشش کریں، کوئی وقت بھی ایسا نہ ہو کہ ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو، معصیت سے خالی زندگی گذارنا ہماری زندگی کا مقصد ہو۔

ایک اللہ والے کی پیاری بات

ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ تھے "خواجہ ابوالحسن خرقانی

رحمۃ اللہ علیہ ''عجیب بات فرمایا کرتے تھے، فرماتے تھے جس انسان نے کوئی دن معصیت سے خالی گذارا ایسا ہی ہے جیسے اس نے وہ دن نبی کے ساتھ گذارا (سبحان اللہ) تو ہمارے دل میں یہ تمنا ہو کہ کوئی گناہ ہم سے سرزد نہ ہوتا کہ ہمیں سنت کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق نصیب ہو، کرنے والوں کو یہ نعمتیں نصیب ہو جاتی ہیں۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکاتیب میں لکھا ہے کہ اس امت میں کتنے ہی ایسا صلحاء اور کاملین گذرے ہیں کہ بیس بیس سال تک ان کے گناہ لکھنے والے فرشتے کو ان کے گناہ لکھنے کا موقع نہ ملا، ایسی پاک زندگیاں گذار کر اگر یہ حضرات اللہ کے حضور پیش ہوں گے وہاں ہم جیسے غافل بھی کھڑے ہوں گے، جنہوں نے نہ زبان سے احتیاط کی گفتگو کی ہوگی اور نہ آنکھ سے احتیاط برتی ہوگی، آج کسی کو بے ایمان کہہ دینا، کمینہ کہہ دینا، ذلیل کہہ دینا، یہ بہت آسان ہے، کل قیامت کے دن جب پوچھا جائے گا بتاؤ تم نے یہ الفاظ کیوں کہے تھے تو وہاں پر جواب دینا مشکل ہو جائے گا، یہ تو وہ دن ہوگا، جب کہ اللہ رب العزت کے انبیاء بھی تھراتے ہوں گے اللہ رب العزت جلال کے عالم میں ہوں گے فرمائیں گے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ''آج کے روز کس کی حکومت ہوگی'' پھر خود فرمائیں گے بہت عرصے کے بعد لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (پ ۲۴، سورہ غافر/مومن، آیت ۱۶) ''پس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا اور غالب ہے'' پھر اس دن ہم کیسے جواب دیں گے، اس دن کی تیاری کرنے کا وقت آج ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ آخرت کی تیاری کر لیں۔

موت برحق ہے کفن میں شک ہے

موت کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تمہیں ایک دن موت آئے گی بلکہ فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (پ، سورہ آل عمران، آیت ۱۸۵) ''تم میں

سے ہر ایک نے موت کا مزہ چکھا ہے'' ذائقہ یہ یا تو میٹھا ہوتا ہے یا پھر کڑوا ہوتا ہے، نیک لوگوں کے لئے موت میٹھی ہوگی اور برے لوگوں کے لئے سخت کڑوی ہوگی (سبحان اللہ) اس لئے آج اس موت کی تیاری کرنے کا وقت ہے، کسی بزرگ نے کیا اچھی بات کہی فرمایا کرتے تھے، اے دوست موت برحق ہے، لیکن کفن کے ملنے میں شک ہے، کیا معلوم کس حال میں موت آئے کوئی کفن دینے والا بھی پاس ہو کہ نہ ہو، چناں چہ ہم نے ایک آدمی کی بات سنی کہ اسے دشمنوں نے قتل کر کے نہر میں پھینک دیا بہت دنوں تک اس کی لاش پانی میں رہی پھول گئی حتی کہ اس کی لاش کو جب نکالا گیا تو شناخت کرنا مشکل تھا، پولیس والوں نے قریبی بستی والوں کے حوالہ کر دیا کہ مسلمان نظر آتا ہے تم اس کا جنازہ پڑھادو چناں چہ بستی والوں نے اسے نہلا تو دیا لیکن ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ ایک لاوارث لاش ہے اس کا کفن خریدنا ہے اس کے کفن میں جو آدمی حصہ ڈالنا چاہے وہ لائے چناں چہ کوئی آدمی دس روپے لایا کوئی بیس لایا چناں چہ اس کے لئے کفن خریدا گیا اور اس کو دفن کرنے کا انتظام کیا گیا، جب دفن کرنے لگے تو کوئی ایک بندہ بھی نہیں رو رہا تھا، اس لئے کہ کوئی اسے پہچانتا جو نہیں تھا جب کچھ دنوں کے بعد اس کی حقیقت کھلی تو پتہ چلا کہ وہ ایک علاقہ کا بڑا زمیندار تھا بارہ مربع زمین کا وہ مالک تھا، کروڑوں روپے اس کے بینک اکاؤنٹ میں تھے دو مختلف بڑے بڑے شہروں میں اس کی کوٹھیاں تھیں، چار اس کے جوان العمر بیٹے تھے کئی کئی ان کے گھر ہیں اور زمینیں ہیں، اس کو کیا پتہ تھا کہ جب اس کی موت آئے گی تو اس کو چندے کا کفن دیا جائے گا اس لئے کسی نے کہا:

موت برحق ہے لیکن کفن کے ملنے میں شک ہے

ہمیں چاہئے کہ آج ہی سے موت کی تیاری کریں یہ اصولی بات یاد رکھئے جس کی زندگی محمود اس کی موت بھی محمود اور جس کی زندگی مذموم اس کی موت بھی مذموم، اگر ہم نیکی والی زندگی گذاریں گے تو اللہ تعالیٰ نیکیوں والی زندگی

عطا فرمائیں گے، یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک آدمی فاسق وفاجر والی زندگی گذارے اور بایزید بسطامی اور جنید بغدادی جیسی موت آجائے ہرگز نہیں ہوسکتا:

ایں خیال است ومحال است وجنوں

ہمیں آج بھی اپنی زندگی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے ہم جو گناہ کرتے ہیں ان کو چھوڑنے کی ضرورت ہے، موت کی تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک مثال

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب انداز سے یہ بات سمجھائی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا بڑا باغ تھا، جس کے کئی حصے تھے اس نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھمادی اور کہا کہ میرے باغ میں داخل ہوجاؤ اور بہترین پھلوں سے ٹوکری بھر کر لاؤ، بڑا انعام ملے گا مگر شرط یہ ہے کہ جب اندر سے گذر کر آجاؤ تو تمہیں دوبارہ واپس جانے کی اجازت نہیں ہوگی، اس نے کہا چلو یہ تو کوئی بڑی بات نہیں، وہ لیکر اس ٹوکری کو چل پڑا ایک طرف سے دروازے میں داخل ہوا دیکھا کہ اس کے اندر پھل ہیں مگر پسند نہ آئے، اگلے درجہ میں داخل ہوا یہاں پھل پہلے سے بہتر تھے، سوچنے لگا کچھ توڑلوں کہنے لگا اگلے درجہ سے توڑلوں گا پھل یہاں بھی کچھ بہتر تھے، پھر اگلے درجہ میں بہت بہتر تھے اور اس سے اگلے والے درجہ میں بہت ہی بہترین تھے یہاں دل میں خیال آیا کہ اب تو میں کچھ پھل توڑلوں پھر سوچنے لگا آگے سب سے بہتر پھل توڑوں گا، جب اگلے اور آخری درجہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے وہاں پر تو کسی بھی درخت پر پھل نہیں ہیں، افسوس کرنے لگا کہ اے کاش میں نے پہلے درجے سے پھل توڑے ہوتے تو آج میری ٹوکری خالی نہ ہوتی اب میں بادشاہ کو کیا منہ دکھاؤں گا، امام غزالی فرماتے ہیں اے دوست!

بادشاہ اللہ رب العزت کی مثال کے مانند ہے۔

اور انسان جو باغ میں جا رہا ہے وہ تیری مثال ہے۔
اور ٹوکری سے مراد تیرا نامۂ اعمال ہے۔
زندگی کی مثال باغ کی مانند ہے۔
اور اس کے مختلف حصے تیری زندگی کے ہر دن کے مانند ہیں۔

اب تجھے ہر دن میں نیکیوں کے پھل توڑنے کا حکم دیا گیا لیکن تو روز سوچتا ہے کہ میں کل سے نیک بن جاؤں گا، یعنی ۔۔۔ رجہ سے پھل توڑوں گا، اگلے درجے سے پھل توڑوں گا، تیرا اگلا دن نہ آسکے گا، اور تجھے اسی دن اللہ کے حضور جانا پڑے گا۔

سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
کھڑے پیر چل دینا پڑے گا۔

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ
(پ ۸، سورہ اعراف، آیت ۳۴)

سو جس وقت ان کی میعاد معین آجائے گی اسی وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

شان سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان اللہ رب العزت کے جلیل القدر نبی ہیں اتنی شان والے نبی ان کو اللہ رب العزت نے نبوت کی شان بھی عطا فرمائی اور انسانوں پر بھی جنوں پر بھی حیوانوں پر بھی، پرندوں پر بھی اتنی بڑی شاہی عطا کی کہ سبحان اللہ، نبی ﷺ نے فرمایا: نہ ان سے پہلے دنیا کی وہ شاہی کسی کو ملی تھی اور نہ بعد میں ملے گی (سبحان اللہ) اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی شان عطا فرمائی بیت المقدس بنوا رہے ہیں کہ اس کی تعمیر کے لئے انہوں نے جنوں کو لگا دیا خود اپنے لئے شیشے کا کمرہ بنوایا کہ میں اس کی نگرانی کروں گا، اب اللہ کے ایک نبی ہیں اتنے شرف والے، اتنے مقام والے اتنی شان والے ہیں، اور مسجد بنانے کے کام میں لگے ہوئے ہیں،

اللہ کا گھر بنا رہے ہیں بلکہ پروردگار نے ان کو بھی اسی حالت میں بلالیا، اور اپنے گھر کو مکمل کرانے کی شکل نکالی کہ وہ جہاں کھڑے تھے اسی طرح ان کی لاش کھڑی رہ گئی، جنات کام کرتے رہے جب کام مکمل ہوگیا، ان کے عصٰی کو اس وقت دیمک نے کھالیا تب ان کی نعش زمین پر آگئی، تب جنوں کو پتہ چلا کہ ان کی موت واقع ہوگئی ہے، تو وقت کے ایک نبی اللہ کا گھر بنانے جیسے عمل میں مشغول ہیں، ان کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ان کو بھی مہلت نہیں دی جاتی بلکہ اپنے پاس بلالیا جاتا ہے۔

ہمیں کس چیز نے موت سے غافل کیا

میری بہنو! بیٹیو! اگر ہم آج غور کریں ہم کن کاموں میں لگے ہوئے ہیں ہماری کیا اوقات ہے، ہم کس کھیت کی گاجر مولی ہیں جب ہماری موت کا وقت آئے گا، پھر اسے کہاں پیچھے ہٹایا جائے گا، ہمیں تو اسی وقت پہنچنا ہوگا کسی بھی تیاری کا وقت نہیں ملے گا، یہ جو زندگی ہے یہی تو تیاری کا وقت ہے کوئی علیحدہ وقت نہیں دیا جائے گا، اس وقت کو غنیمت سمجھ لیجئے کتنے جنازے بچوں کے ہاتھ میں لیکر قبرستان جاتے ہوئے ہم نے لوگوں کو دیکھا، کتنے جوانوں کے جنازے کندھے پر لیکر جنازہ گاہ میں چھوڑ آئے، کتنے جنازے بڑی عمر والوں کے تھے، اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ عمر کے کسی بھی مرحلے میں ہماری موت آسکتی ہے، اس لئے ہر ایک کو تیاری کرنے کی ضرورت ہے، کوئی نہیں جانتا کہ موت کب آئے گی ہاں ایک دن بلاوا آجائے گا۔

یہ تو ایسی بات ہوئی جس نے موت کی تیاری نہیں کی کہ بارات والے گھر آچکے اور گھر والے لڑکی کے کان چھدوانے کہیں لڑکی کو لے گئے، ان کو کتنی شرمندگی ہوگی کہ انہوں نے کوئی تیاری کی ہی نہیں تھی، بالکل اسی طرح ہم اگر موت کے تیاری نہ کرسکے تو جب ملک الموت آئیں گے اس وقت پشیمان ہوں گے

کہیں گے قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ (پ ۱۸، سورہ مومنون، آیت ۱۰۰) "اللہ ہمیں ایک مرتبہ اور مہلت دیدے ہم نیک کام کریں گے مگر کہا جائے گا" کَلَّا "ہرگز نہیں" چناں چہ موت کی تیاری آج کرنے کی ضرورت ہے، یہ ایسا عمل ہے، جو ہم میں سے ہر ایک کے پیش نظر ہے۔

انکے یہاں موت کی یاد کیلئے آدمی مقرر تھا

سیدنا عمر فاروق اعظم کتنی بڑی شان والے صحابی ہیں انہوں نے ایک آدمی کو اپنے ساتھ لگا رکھا تھا اور اس کو یہ کہہ رکھا تھا کہ تم مجھے وقتاً فوقتاً موت کی یاد دلاتے رہنا، چناں چہ مختلف محفلوں میں وہ موت کا تذکرہ کرتے رہتے تھے، ایک دن آپ نے انہیں فرمایا اب آپ کوئی دوسرا کام کرلیجئے کہنے لگے کہ حضرت کیا اب موت یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے؟ آپ نے اپنی ریش مبارک کی طرف اشارہ کیا جس میں کچھ سفید بال آگئے تھے فرمایا یہ سفید بال مجھے موت کی یاد دلانے کے لئے کافی ہیں مجھے ان کو دیکھ کر موت کی یاد آتی رہے گی۔

موت کا پیغام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک الموت تو اپنے آنے سے پہلے کوئی پیغامبر یا کوئی قاصد بھیجدیا کر، عرض کیا کہ اے اللہ کے محبوب کئی پیغام آتے ہیں مگر لوگ سمجھتے نہیں کسی آدمی کا بوڑھاپے کی حالت میں پہنچ جانا یہ بھی موت کا پیغام ہے، کسی کی بینائی کا کمزور ہوجانا یہ بھی موت کا پیغام ہے، کسی کے دانت میں سوراخ کا ہوجانا اور دانت کا ٹوٹ جانا یہ بھی موت کا پیغام ہے جسم میں جوانی کی قوت کا نہ رہنا یہ بھی پیغام ہے، بیماریوں کا آنا یہ بھی پیغام ہے لیکن واقعی ہم اندھے بنے ہوئے ہیں، ہمیں آخرت کی بجائے دنیا کی رنگینی اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، اور ہم آخرت سے غافل ہوکر زندگی گذار بیٹھتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں معلوم نہیں کس حال میں ہماری موت آجائے،

ہم نے کئی بار دیکھا آدمی جوانی کے عالم میں بھی فوت ہو جاتا ہے، مختلف صورتیں اس کی بنجاتی ہیں۔

موت اٹل حقیقت ہے

موت کو اگر حکومت کے ذریعہ ٹالا جاسکتا تو فرعون کو کبھی موت نہ آتی۔
اگر موت کو وزارت کے ذریعہ ٹالا جاسکتا تو ہامان کو کبھی موت نہ آتی۔
اگر موت کو مال، دولت کے ذریعہ ٹالا جاسکتا تو قارون کو بھی موت نہ آتی
اگر موت کو قوت بازو کے ذریعہ ٹالا جاسکتا، رستم و سہراب کو بھی موت نہ آتی
اگر موت کو دواؤں کے ذریعہ ٹالا جاسکتا تو افلاطون وجالینوس کو کبھی موت نہ آتی۔
اگر موت کو حکمت و دانائی سے ٹالا جاسکتا تو لقمان علیہ السلام کو بھی موت نہ آتی۔
اگر موت کو وفاؤں کے ذریعہ ٹالا جاسکتا تو کبھی بھی نیک بیوی اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جوان خاوند کو نہ مرنے دیتی۔
اگر موت کو محبت کے ذریعہ ٹالا جاسکتا تو کبھی بھی ماں اپنی گود میں پڑے اپنے معصوم بیٹے کو نہ مرنے دیتی۔

مگر ہم نے کتنی مرتبہ دیکھا ایک جوان آدمی ایک جوان لڑکا چارپائی پر لیٹا ہوا ہوتا ہے، سارے گھر والے پوچھتے ہیں آپ کو کیا ہوا، وہ خاموش ہوتا ہے، کوئی جواب نہیں دیتا، اس کی بیٹی بڑھتی ہے کہتی ہے میرے ابو مجھے بتائیں تو سہی آپ کو کیا ہوا میں آپ کی نوکری چاکری کے لئے حاضر ہوں، جس چیز کی ضرورت ہوگی فوراً تیار کر کے پیش کردوں گی مجھے تو بتا دیجئے باپ خاموش ہوتا ہے، بیٹی رو رہی ہوتی ہے کہ ابو میرے سر پر شفقت کا ہاتھ اب کون رکھے گا! مجھے کیوں نہیں بتا دیتے مگر باپ خاموش ہوتا ہے۔

بہن آگے بڑھتی ہے کہتی ہے بھائی مجھے بتاؤ تو سہی آپ کو کیا ہوا مگر

بھائی خاموش ہوتا ہے کہتی ہے میں تمہاری بہن بول رہی ہوں مجھے بتاؤ تو سہی کس چیز کی ضرورت ہے کوئی ضرورت ہو ابھی پوری کر دوں گی میں راتوں کو آپ کی خدمت کے لئے جاگوں گی، میں آپ کی بہن ہوں میں آپ کی خاطر آرام قربان کر دوں گی، لیکن وہ جواب نہیں دیتا، بالآخر اس کی بیوی آگے بڑھتی ہے کہتی ہے میرے ہمدم ہمراز میرے سرتاج مجھے بتایئے تو سہی آپ کو کیا ہوا؟ خاوند کوئی جواب نہیں دیتا، بیوی کی آنکھوں سے ساون بھادوں کی برسات برس رہی ہوتی ہے بار بار کہتی ہے آپ کیوں خاموش ہیں آپ نے تو میرے ساتھ خوشی اور غم میں ساتھ رہنے کا عہد کیا تھا ہماری زندگی ایک تھی ہم تو ایک دوسرے کے جیون ساتھی تھے آپ تو میرے سامنے اپنے سینے کے غم کھول دیا کرتے تھے آپ تو دل کی باتیں بتا دیا کرتے تھے کہ آج کیا ہوا مجھے کچھ نہیں بتا رہے! بولئے تو سہی بات تو کریں! مگر خاوند کوئی جواب نہیں دیتا بیوی کہتی ہے آپ تو میری آواز پہچانتے تھے میری آنکھوں کا اشارہ پہچانتے تھے آج مجھ سے کیوں خفا ہیں، اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں پاؤں پکڑ کر منا لیتی ہوں مگر خاوند کوئی بات نہیں کرتا، بیوی روتی رہ جاتی ہے۔

بالآخر ماں آگے بڑھتی ہے، کہتی ہے میرے بیٹے میرے نور نظر میرے لخت جگر مجھے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا ہوا بیٹے میں تمہاری امی بول رہی ہوں، مگر بیٹا کوئی جواب نہیں دیتا، ماں پوچھتی رہتی ہے بیٹا میں اپنا مال خرچ کر دوں گی میں نے تمہارے بھائی کو ڈاکٹر بلانے کے لئے بھیجا ہے میں تمہارا اچھا علاج کراؤں گی، بیٹا کہیں درد ہے تو بتا دو، اور کوئی تکلیف ہو تو بتا دو ماں پوچھتی رہ جاتی ہے بیٹا خاموش ہوتا ہے ماں پوچھتی ہے، بیٹا تم نے تو میری آواز پر ہمیشہ لبیک کہا میرا ہر کام سنتے تھے میرا ہر حکم مانتے تھے آج کیا بات ہے کہ اپنی ماں کی بات بھی نہیں سنتے! کوئی جواب بھی نہیں دیتے! ماں اپنی دنیا میں گم ہو جاتی ہے، میرے بیٹے جب میری شادی ہوئی تھی مجھے امید بھی نہیں تھی کہ مجھے اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے نوازیں گے، میرے بیٹے میں کبھی نماز پڑھتی اور اولاد کی دعائیں مانگتی،

تہجد پڑھتی اولاد کی دعا مانگتی بیٹے میں حج پر گئی طواف کر کے، اولاد کی دعائیں مانگی مقام ابراہیم پر اولاد کی دعائیں مانگی بیٹا کوئی موقع آتا مبارک راتوں میں اولاد کی دعائیں مانگتی، بیٹا تلاوت کرتی اولاد کی دعائیں مانگتی، بیٹا کوئی نیک محفل ہوتی اللہ والوں کی وہاں جا کر بھی اولاد کی دعائیں مانگتی میری ساتھی میری دوسری لڑکیاں بھی مجھے کہتیں اللہ تعالٰی نے تجھے محبت کرنے والا خاوند دیا اللہ تعالٰی نے تمہیں کھلا رزق دیا، اچھا گھر دیا، زندگی کی ہر آسائش تمہیں مہیا ہے کیوں پریشان رہتی ہو؟ تمہیں اللہ نے اچھی شکل دی عقل دی ہر نعمت سے نوازا تم تو ہزاروں میں ایک ہو، مگر میرا دل اداس رہتا، میں کہتی میرا بیٹا ہوتا میرے گھر میں کھیلتا مجھے اس سے خوشی ہوتی بیٹے میں تمہارے لئے اداس رہتی تھی بیٹے نہ علاج میں کمی کی، نہ دعاؤں میں کمی کی اور بیٹے جس دن تم پیدا ہوئے میری خوشیوں کی انتہا نہ رہی تمہارے چہرے کو دیکھتی محبت میرے دل میں ٹھاٹیں مارتی میری زندگی کے غم دور ہو جاتے، بیٹے میں نے تمہیں کتنی محبتوں سے پالا میرے بیٹے میں پہلے تمہیں پلاتی بعد میں خود پیتی تھی، پہلے تمہیں کھلاتی تھی، بعد میں خود کھایا کرتی تھی، پہلے تمہیں سلاتی تھی بعد میں خود سویا کرتی تھی، میں نے اتنی محبتوں سے پالا، تمہاری پیدائش سے پہلے اگر میرا خاوند مجھے بازار لیکر جاتا میں اپنے کپڑے جوتی خرید کر لاتی تھی، لیکن جب سے تمہاری پیدائش ہوئی میں جب بھی بازار جاتی ہوں، چھوٹی چھوٹی چیزیں تلاش کرتی ہوں، میرے بیٹے کا فیڈر ایسا ہو میرے بیٹے کے کپڑے ایسے ہوں، اس کے لئے جھولا ایسا ہو بیٹے میں تمہاری چیزیں لیکر آتی بیٹے میں تو اپنے آپ کو بھول ہی گئی ہر وقت تمہاری خدمت میں مصروف ہوتی، بیٹے اگر تم روتے تمہیں سینے سے لگا کر لوریاں دیتی تھی میں دن رات تمہارے لئے جاگتی تھی اور کوئی کام ہی نہیں تھا، بیٹے اگر میری بہنیں بھی تم سے پیار نہ کرتیں تو میں انہیں اپنا غیر سمجھتی اور جو تم سے پیار کرتا میں اسے اپنا سمجھتی میرے رشتوں کے پیمانے بدل گئے، جو تمہیں اپنا سمجھتا میں اسے اپنا سمجھتی جو تم سے محبت نہ رکھتا میں اسے اپنا غیر

تھی بیٹے میں کبھی تھکی ہوئی ہوتی اور تم میرے سامنے آتے تو تمہارے چہرے کو دیکھ کر میری تھکن دور ہو جاتی کئی مرتبہ ایسا ہوا تم کمرے میں سوتے ہوتے میں کچن (Kitchen) میں کام کر رہی ہوتی، میرے ہاتھ کام میں ہوتے، میرے کان تمہاری طرف متوجہ ہوتے ذرا کھٹکا ہوتا میں بھاگی بھاگی چلی آتی، تمہیں آکر دیکھتی اگر جاگے ہوتے تو فیڈر (دودھ دانی) وغیرہ دے دیتی اور اگر سوئے ہوئے ہوتے تو پھر واپس چلی جاتی تھی، بیٹے میں نے تمہیں اتنی محبتوں سے پالا تم نے تعلیم حاصل کی، تم نے اچھا کاروبار شروع کردیا، ہمارے نام کو چار چاند لگادئے، بیٹے مجھے تم سے اتنی محبت تھی میں روزانہ مصلی پر بیٹھے گھنٹوں تمہارے لئے دعائیں مانگتی تھی، جب کبھی رات کے وقت تم دیر سے آتے کسی سفر کی وجہ سے سارے گھر والے سوجاتے تمہاری ماں جاگتی ہوتی، میں کروٹیں بدلتی نیند نہ آتی، میں ولدل میں دعائیں مانگتی، اللہ میرے بیٹے کی خیر ہو! اے اللہ تو حفاظت فرما، میرے بیٹے کو بحفاظت گھر پہنچادینا، اور میرے بیٹے تم اگر آدھی رات بھی واپس آتے اور دروازے کو کھٹکھٹاتے میں دروازے کو کھولکر تمہیں گرم کھانا دیتی، میں نے اتنی محبتوں سے تمہیں پالا بیٹے تم وہی بیٹے ہو اور میں وہی ماں ہوں آج کیا ہوا میری بات کا جواب نہیں دیتے مجھے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا ہوا؟ ماں رو رہی ہے بیٹا کوئی جواب نہیں دیتا، بلکہ بیٹے کا آخری وقت آتا ہے، اس کی آنکھیں اوپر کو لگ جاتی ہیں، روح نکل رہی ہوتی ہے، ماں باپ سب کھڑے رو رہے ہوتے ہیں، کوئی کچھ نہیں کرسکتا قرآن نے پہلے منظر بتادیا:

فَلَوْ لَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ
(پ ۲۷، سورہ واقعہ، آیت ۸۳)

سو جس وقت روح حلق تک آپہنچتی ہے اور تم اسوقت تکا کرتے ہو اور ہم اس وقت اس مرنے والے شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں ہو۔

مکین چلا جاتا ہے مکان باقی رہ جاتا ہے

چناں چہ بات ایسی ہی ہے (روح نکل جاتی ہے ماں دیکھتی ہے بیٹے کی روح نکل گئی آنکھیں کھلی رہ گئیں، اپنے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے انگوٹھے بیٹے کی آنکھوں پر رکھ کر بند کر دیتی ہے، وہ جانتی ہے یہ آنکھیں آج کے بعد کبھی نہیں کھلیں گی، پھر اس کا منہ بھی بند کر دیتی ہے، سمجھتی ہے یہ طوطی ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکا، اب کبھی نہیں بولے گا، تھوڑی دیر کے بعد چادر اوپر ڈال دیتے ہیں سب کہتے ہیں میت کو جلدی نہلاؤ تھوڑی دیر پہلے وہ کسی کا باپ تھا کسی کا بھائی اور بیٹا تھا، کسی کا خاوند تھا اب کیا بنا؟ سب نے میت میت کی رٹ لگانا شروع کر دی سب کہیں گے اصل انسان تو چلا گیا یہ تو انسان کا فقط جسم باقی ہے، مکین چلا گیا یہ مکان باقی ہے) اس کو بھی اصلی گھر کی طرف پہنچائیں گے، چناں چہ جسم سے کپڑے ہٹا دیے جائیں گے، نہلا کر کفن میں لپیٹ دیا جاتا ہے، اور اس گھر سے لیجانے کی تیاری کی جاتی ہے، کوئی پوچھے تو سہی کہاں لیکر جاتے ہو، کہتے ہیں اس کو اصلی گھر کی طرف لیکر جاتے ہیں، ارے جس گھر میں یہ پڑا ہوا ہے، اس نے اس کا نقشہ خود بنوایا اپنی پسند کی چیز خود لگوائی، ابھی تو دیواریں بھی میلی نہیں ہوئیں، تم اس گھر سے کیوں لیکر جاتے ہو، سب کہیں گے یہ تو اس کا عارضی مکان تھا، ایک خاموش نگر میں بھی اس کا مکان بنا ہوا ہے وہاں اس کو لیکر جائیں گے۔

دو گز زمین کا ٹکڑا چھوٹا سا تیرا گھر ہے

وہاں اس کو لیکر جائیں گے، دروازے پر رشتہ دار جمع ہوتے ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ آپ کون ہیں؟ کیا اس کے دشمن ہو جو اسے گھر سے نکالنے آگئے وہ جواب دیں گے ہم تو رشتہ دار ہیں بہی خواہ اور یہی خیر خواہ ہیں؛ ہم اس کو اصلی گھر پہنچانے آئے ہیں، چناں چہ اس کو کندھوں پر اٹھالیا جاتا ہے، جنازہ پڑھکر اس کو قبرستان پہنچا دیا جاتا ہے، اس کے قد کے اعتبار سے ایک قبر کھودی جاتی ہے۔

شریعت کا یہ حکم ہے کہ جو میت کا قریبی رشتہ دار ہو اس کو وہ قبر کے اندر اتارے، ہم نے کئی بار دیکھا کہ جوان بیٹے کو باپ قبر میں اتارتا ہے، اور باپ کو بیٹا اتار رہا ہوتا ہے، جب باپ نیچے اترتا ہے اور نوجوان بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے زمین پر لٹا دیتا ہے یہ باپ وہ تھا جو بیٹے کے جسم پر میلا کپڑا برداشت نہیں کرتا تھا، آج اپنے بیٹے کو زمین پر لٹا رہا ہے، نیچے کوئی گدا بھی نہ بچھایا، کوئی قالین بھی بھی نہ بچھایا ویسے ہی کفن کیساتھ زمین پر رکھ دیا، پھر وہاں ایئرکنڈیشن کی ڈیٹنگ بھی نہیں، کوئی لائٹ کا انتظام بھی نہیں، بلکہ اوپر سے مٹی ڈال دیتے ہیں، جو باپ اپنے بیٹے کے جسم پر دھول برداشت نہیں کرتا تھا آج وہی مٹی ڈال رہا ہے، اور یہ حوصلے بھی اللہ نے مردوں کو دیئے کہ ان کے ذمے دفنانے کا حکم ہے اگر بالفرض عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ دفن کریں اور ماں کو بیٹا دفن کرنا پڑتا تو شاید ماں خود بھی ساتھ ہی دفن ہو جاتی، اللہ نے مردوں کو یہ حوصلے دیئے ہیں، کیا گذرتی ہوگی اس باپ پر جو اپنے جوان بیٹے کو زمین پر لٹا کر اس پر مٹی ڈال رہا ہوتا ہے، منوں مٹی میں اس کو دفن کر دیتے ہیں اور پھر کھڑے ہو کر کہتے ہیں:

لیو یار حوالے رب دے!!

(اے بہن......! تو جیتے جاگتے اپنے آپ کو رب کے حوالہ کر دے تو اللہ تجھے اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمائیں گے، اور اگر تو اپنے آپ کو جیتے جاگتے اللہ کے حوالے نہیں کرے گی تو پھر مر کر تو حوالے ہونا ہی ہے، پھر مجرم بنا کر پیش کریں گے، کہ بتاؤ تم دنیا میں میری طرف متوجہ نہ ہوئے بالآخر میرے پاس تو آنا پڑا، اس لئے ہمیں چاہئے معصیت سے بچ کر زندگی گزاریں، عورتیں فرائض وواجبات وسنن کی رعایت کرتے ہوئے زندگی گذاریں، اللہ رب العزت ہمیں دنیا میں موت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

لرزا دینے والی بات

امام غزالی نے ایک عجیب بات لکھی فرماتے ہیں "اے دوست! تجھے کیا

معلوم کہ بازار میں وہ کپڑا پہنچ چکا ہو جسے تیرا کفن بنتا ہے'' ہم تو موت کو بھول ہی جاتے ہیں لیکن موت ہمیں نہیں بھولتی، معلوم نہیں کس وقت موت آجائے گی، انسان آج شادی میں مشغول ہو چکا ہے، اور موت اس کے قریب پہنچ چکی ہوتی ہے، اس لئے ہم ہر دن کو زندگی کا آخری دن سمجھتے ہوئے گذاریں۔

استحضار موت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک جگہ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور تیمم فرمایا حالاں کہ آپ دریا کے کنارے پر تھے ایک صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی سامنے تو دریا ہے، آپ نے پھر تیمم کیوں فرمایا؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: میں نے اس لئے تیمم کیا کہ اب میں دریا پر وضو کے لئے جا رہا ہوں پتہ نہیں دریا پر پہنچ سکوں گا یا نہیں اور موت آجائے؟ اللہ کے محبوب کا یہ حال تھا۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم موت کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ ایک نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! صبح اٹھتا ہوں تو یقین نہیں آتا کہ شام بھی آئے گی یا نہیں آئے گی، دوسرے نے کہا کہ اے اللہ کے محبوب میں چار رکعت کی نیت باندھتا ہوں مجھے یقین نہیں ہوتا کہ چاروں پڑھ بھی سکوں گا یا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا تو یہ حال ہے کہ نمازی نماز پڑھتے ہوئے جب ایک طرف سلام پھیرتا ہے تو اس کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ میں دوسری طرف بھی سلام پھیر سکوں گا یا نہیں، تو جب موت کا یہ معاملہ ہے تو پھر کیوں نہ ہم اس کے لئے ہر وقت تیار رہیں، بالآخر موت آنی ہے۔

مؤمن کی موت پر زمین و آسمان بھی روتے ہیں

(حدیث پاک کا مفہوم ہے، جب نیک انسان فوت ہوتا ہے تو اللہ رب العزت کے فرشتے جنت کی خوشبوئیں لیکر آتے ہیں اور وہ اس کے سینے پر رومال

رکھتے ہیں، روح کو اتنا آسانی سے قبض کرتے ہیں جس طرح مکھن میں سے بال نکال لیتے ہیں، اس کے بعد مردے کی کفن دفن کی تیاری کی جاتی ہے، روایت میں آتا ہے آسمان کے وہ دروازے اس کی موت پر روتے ہیں جہاں سے رزق اتارا جاتا تھا، زمین کے وہ ٹکڑے روتے ہیں جہاں بیٹھ کر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا (سبحان اللہ) نیک لوگوں کی جدائی پر آسمان وزمین بھی روتے ہیں۔

اور کفار جب مرتے ہیں تو آسمان اور زمین کو ان پر رونا نہیں آتا اس لئے قرآن پاک میں فرمایا فَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ (پ ۲۵، سورہ دخان، آیت ۲۹) "سو نہ تو ان پر آسمان اور زمین کو رونا آیا" اس کے تحت مفسرین نے لکھا کہ مؤمنوں کی موت پر ان کی جدائی پر اللہ کا عرش بھی روتا ہے۔

صحابی کے جنازے میں فرشتوں کی بھیڑ

ایک حدیث پاک میں وارد ہوا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے وفات پاگئے، نبی ﷺ ان کے جنازے کے لئے چل رہے ہیں، اور پنجوں کے بل چل رہے ہیں، ایک صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی پہلے تو کبھی ایسے چلتے نہیں دیکھا فرمایا سعد کے جنازے میں شرکت کے لئے آسمان سے اتنے فرشتے اتر آئے کہ مجھے زمین پر پاؤں رکھنے کی پوری جگہ نہیں مل رہی تھی، جب آپ نے دفن فرمادیا کچھ عرصہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ سعد کی جدائی میں اللہ کا عرش بھی تین دن تک روتا رہا (سبحان اللہ) اللہ کے نبی بتاتے ہیں کہ عرش بھی سعد رضی اللہ عنہ کی جدائی میں تین دن تک روتا رہا، تو نیک لوگوں کی جدائی میں آسمان اور زمین بھی روتے ہیں۔

فرشتوں کا استقبال کرنا

(کتابوں میں لکھا ہے) جب نیک آدمی کا جنازہ قبرستان کی طرف چلتا ہے

تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں تم راستے کے دونوں طرف استقبال کے لئے کھڑے ہو جاؤ:

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

مؤمن کا جنازہ نکل رہا ہے اللہ کے فرشتے راستے کے دونوں طرف کھڑے ہوتے ہیں، حتی کہ جب اس کو قبر میں لٹا دیتے ہیں، روایت میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں میرا یہ بندہ دنیا سے تھکا ماندہ آیا ہے، اسے کہہ دیجئے "نَمْ كَنَوْمِ الْعُرُوْسِ" (سبحان اللہ) اللہ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے، میرے بندے تو نیکی کر کر کے تھک گیا "تو اب دلہن کی نیند سو جا"۔

یہاں محدثین نے ایک نکتہ لکھا فرماتے ہیں یہ کیوں نہ کہا تو میٹھی نیند سو جا، راحت کی نیند سو جا، بلکہ یہ کہا تو دلہن کی نیند سو جا اس میں نکتہ یہ ہے کہ جب دلہن سوتی ہے اس کو وہی جگاتا ہے جو اس کا خاوند اس کا محبوب ہوتا ہے، یہ مؤمن آج قبر میں سو رہا ہے قیامت کے دن اس کو وہی جگائے گا جو اس کا محبوب حقیقی ہوگا، دلہن کی آنکھ کھلتی ہے تو اس کے خاوند کے چہرے پر اس کی نظر پڑتی ہے، قیامت کے دن جب مؤمن کی آنکھ کھلے گی تو اس کی نظر کے سامنے پروردگار (اللہ رب العزت) جلوہ گر ہوں گے۔

چناں چہ حدیث پاک میں آتا ہے کئی مؤمن ایسے بھی ہوں گے وہ اس حال میں اٹھیں گے کہ وہ اللہ رب العزت کو دیکھ کر مسکرائیں گے، اللہ رب العزت ان کو دیکھ کر مسکرائیں گے، آواز آتی ہوگی:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (پ ۳۰، سورہ فجر، آیت ۲۷)

"اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی جوار رحمت کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش، پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا کہ یہ بھی نعمت روحانی ہے اور میری جنت میں داخل ہو جا"

اللہ رب العزت ہمیں بھی موت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ زندگی کو گذری ہوئی زندگی سے بہتر گذارنے کی توفیق عطا فرمائے، آئندہ آنے والے وقت کو گذرے ہوئے وقت سے بہتر بنادے اور ہمیں تقویٰ وطہارت پر زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمادے۔ ہم نے جتنے بھی گناہ کیے سچے دل سے اللہ رب العزت سے معافی مانگیں اور آئندہ نیکوکاری کی زندگی گذارنے کا دل میں عزم بالجزم کریں اللہ رب العزت ہمیں آئندہ نیکوکاری کی زندگی نصیب فرما کر آج کی اس محفل سے اٹھنے سے پہلے پچھلے گناہوں سے ہمیں سبکدوش فرمادیں اور آئندہ نیکی کرنے میں ہماری مدد فرمائیں، اور ہمیں نیک بن کر رہنا آسان فرمادیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین